سوال

میرا سوال طلاق میں وسوسہ کے متعلق ہے : میرا ایک لڑکی سے عقد نکاح ہوا ہے اور میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں عقد نکاح کے ایک روز بعد شطیان نے نماز میں مجھے طلاق کا وسوسہ ڈالا کام پر ہوؤں یا گھر میں یا بیت الخلا میں یا سویا ہوا ہوں یہی وسوسہ رہتا ہے ایک دن میں العفاسی چینل دیکھ رہا تھا جس میں ازدواجی زندگی کے بارہ میں ایک ویڈیو کلپ تھا جس میں خاوند اور بیوی کے مابین پیدا ہونے والی مشکلات بیان ہوئی ہیں ایک شخص کہنے لگا : میں جانے والا ہوں تو میں نے اسے سنا اور آواز کے ساتھ دھرایا تجھے طلاق، لیکن مجھے کوئی علم نہیں اور نہ ہی ادراک تھا، اللہ میری نیت کو جانتا ہے میں نے بغیر شعور کے یہ الفاظ بولے اور میری نیت میں میری بیوی کے متعلق کوئی چیز بھی نہ تھی بلکہ میں تو اسے محبت کرتا اور چاہتا ہوں اس سلسلہ میں شرعی حکم کیا ہے جس حالت میں یہ الفاظ بولے ہیں آیا طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں اور اس وسوسہ کا علاج کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اللہ سے دعا ہے کہ آپ کو شفایابی و عافیت سے نوازے

آپ نے جس طلاق کا ذکر کیا ہے وہ طلاق واقع نہیں ہوئی د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" وسوسہ میں بتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے اس کے الفاظ بھی ادا کر لے جب تک وہ طلاق کا قصد اور ارادہ نہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغیر قصد اور ارادہ کے صادر ہوئے ہیں، بلکہ اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے، اور وہ اس وسوسہ کی قوت دافع اور مانع کی قوت کی قلت کی بنا پر مجبور ہے

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عقل پر پردہ پڑا ہونے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی "

اس لیے اگر وہ حقیقی طور پر اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، تو جس چیز پر اسکا قصد اور ارادہ ہی نہیں اور وہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (3/277).

آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کے لیے اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے اور نیک و صالح اعمال بھی کثرت سے کریں، اور وسوسہ سے آپ اعراض کریں اور اس پر توجہ مت دیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (41027) اور (10160) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ وسوسہ اعوذباللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے سے زائل ہوگا، اور بندے کی انتہاء یہ ہونی چاہیے کہ جب اسے وسوسہ یعنی شیطان یہ کہے کہ : تم نے چہرہ نہیں دھویا تو وہ کہے : کیوں نہیں میں نے اپنا چہرہ دھویا ہے، اور جب اس کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ اس نے نیت نہیں کی تو وہ تکبیر کہے اور دل سے کہے کیوں نہیں میں نے نیت کی اور تکبیر کہی ہے، چنانچہ وہ حق پر ثابت قدم رہے اور اسے جو وسوسہ آرہا ہے اسے دور کردے اور اس کی طرف توجہ مت دے، تو جب شیطان اس کی قوت و ثابت قدمی دیکھے گا تو خود ہی پیچھے ہٹ جائیگا

وگرنہ جب شیطان بندے میں شکوک و شبہات کو قبول کرنے والا دیکھتا ہے اور وسوسہ کی طرف التفات کرنے والا پاتا ہے تو اس طرح کی اشیاء اس میں پیدا کرتا ہے جس کو دور کرنے سے بندہ عاجز آجاتا ہے، اور اس کا دل شیطان کے وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، جنوں اور انسانوں کی باتوں کو مزین کرنا شروع کردیتا ہے، اور اس طرح وہ اس سے دوسرے کی طرف منتقل ہوجاتا ہے حتی کہ شیطان اسے تباہی کے دھانے پر لے آتا ہے" انتہی

دیکھیں: درء التعارض (318/3).

اس لیے آپ اپنے آپ سے وسوسہ کو دور کریں اور اس کی طرف توجہ بھی نہ دیں تو ان شاء اللہ اللہ کے حکم سے یہ زائل ہوجائیگا

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

105994